سرکاری رپورٹ

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات 2017

جمعرات، 25۔ مئی 2017
(یوم الخمیس، 28۔ شعبان المعظم 1438ھ)

سولھویں اسمبلی: انتیسواں اجلاس

جلد 29: شمارہ 5

359

ایجنڈا

برائے اجلاس صوبائی اسمبلی پنجاب

منعقدہ 25- مئی 2017

تلاوت قرآن پاک و ترجمہ اور نعت رسول مقبول ﷺ

سوالات

(محکمہ جات محنت وانسانی وسائل اور سپیشل ایجوکیشن)

نشان زدہ سوالات اور اُن کے جوابات

توجہ دلاؤ نوٹس

سرکاری کارروائی

خوراک اور زراعت پر عام بحث

ایک وزیر خوراک اور زراعت پر عام بحث کے لئے تحریک پیش کریں گے۔

361

صوبائی اسمبلی پنجاب

سولھویں اسمبلی کا انتیسواں اجلاس

جمعرات، 25۔ مئی 2017

(یوم الخمیس، 28۔ شعبان المعظم 1438ھ)

صوبائی اسمبلی پنجاب کا اجلاس اسمبلی چیمبرز، لاہور میں صبح 11 بج کر 13 منٹ پر زیر صدارت جناب ڈپٹی سپیکر سردار شیر علی گورچانی منعقد ہوا۔

تلاوت قرآن پاک و ترجمہ قاری محمد علی قادری نے پیش کیا۔

اعوذ باللہ من الشیطن الرجیمo

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِo

یٰۤاَیُّہَا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا کُتِبَ عَلَیۡکُمُ الصِّیَامُ کَمَا کُتِبَ
عَلَی الَّذِیۡنَ مِنۡ قَبۡلِکُمۡ لَعَلَّکُمۡ تَتَّقُوۡنَ ﴿۱۸۳﴾ اَیَّامًا
مَّعۡدُوۡدٰتٍ ؕ فَمَنۡ کَانَ مِنۡکُمۡ مَّرِیۡضًا اَوۡ عَلٰی سَفَرٍ
فَعِدَّۃٌ مِّنۡ اَیَّامٍ اُخَرَ ؕ وَعَلَی الَّذِیۡنَ یُطِیۡقُوۡنَہٗ فِدۡیَۃٌ
طَعَامُ مِسۡکِیۡنٍ ؕ فَمَنۡ تَطَوَّعَ خَیۡرًا فَہُوَ خَیۡرٌ لَّہٗ ؕ
وَاَنۡ تَصُوۡمُوۡا خَیۡرٌ لَّکُمۡ اِنۡ کُنۡتُمۡ تَعۡلَمُوۡنَ ﴿۱۸۴﴾

سورة البَقَرَة آیات 183تا184

مومنو! تم پر روزے فرض کئے گئے ہیں۔ جس طرح تم سے پہلے لوگوں پر فرض کئے گئے تھے تاکہ تم پرہیزگار بنو(183)(روزوں کے دن) گنتی کے چند روز ہیں تو جو شخص تم میں سے بیمار ہو یا سفر میں ہو تو دوسرے دنوں میں روزوں کا شمار پورا کرلے اور جو لوگ روزہ رکھنے کی طاقت رکھیں (لیکن رکھیں نہیں) وہ روزے کے بدلے محتاج کو کھانا کھلادیں اور جو کوئی شوق سے نیکی کرے تو اس کے حق میں زیادہ اچھا ہے اور اگر سمجھو تو روزہ رکھنا ہی تمہارے حق میں بہتر ہے(184)

وماعلینا الاالبلاغo

نعت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم جناب غلام حیدر نے پیش کی۔

نعت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

دل ٹھکانہ میرے حضور کا ہے
جلوہ خانہ میرے حضور کا ہے
ہر زمانے کی آپ رحمت ہیں
ہر زمانہ میرے حضور کا ہے
ایک پل میں ہزار عالم میں
آنا جانا میرے حضور کا ہے
جن پہ اُتری ہیں آیاتِ تطہیر
وہ گھرانہ میرے حضور کا ہے

سوالات

(محکمہ جات محنت وانسانی وسائل اور سپیشل ایجوکیشن)

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

جناب ڈپٹی سپیکر: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ اب وقفہ سوالات شروع ہوتا ہے۔ آج کے ایجنڈے پر محکمہ جات، محنت وانسانی وسائل اور سپیشل ایجوکیشن سے متعلق سوالات پوچھے جائیں گے اور ان کے جوابات دیئے جائیں گے۔ منسٹر سپیشل ایجوکیشن کی طرف سے request آئی ہے اور وہ آج ادھر نہیں ہیں لہٰذا سپیشل ایجوکیشن سے متعلقہ سوالات کل تک یا next week تک کے لئے pending کئے جاتے ہیں۔ محکمہ محنت وانسانی وسائل سے متعلقہ پارلیمانی سیکرٹری موجود ہیں وہ جواب دیں گے۔ پہلا سوال نمبر 8528 جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ) کا ہے ان کی طرف سے بھی request آئی ہوئی ہے وہ آج ساہیوال میں مصروف ہیں لہٰذا ان کے سوال کو pending کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 8656 ڈاکٹر سید وسیم اختر کا ہے یہ سپیشل ایجوکیشن سے متعلقہ ہے لہٰذا اس سوال کو pending کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 8628 جناب احسن ریاض فتیانہ کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 8659 جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ) کا ہے اس کی طرف سے بھی request آئی ہوئی ہے وہ آج ساہیوال میں مصروف ہیں لہٰذا ان کے سوال کو pending کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 8632 ڈاکٹر صلاح الدین خان کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 8772 محترمہ لبنیٰ ریحان کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو pending کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال میاں طارق محمود کا ہے سوال نمبر بولیں۔

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! سوال نمبر 8643 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ضلع گجرات میں محکمہ محنت سے رجسٹرڈ فیکٹریوں سے متعلقہ تفصیلات

*8643: میاں طارق محمود: کیا وزیر محنت وانسانی وسائل ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع گجرات میں کتنی فیکٹریاں، کارخانے اور ادارے محکمہ محنت سے رجسٹرڈ ہیں ان کے نام اور مالکان کے نام بتائیں؟

(ب) ان فیکٹریوں، کارخانوں اور اداروں میں کتنے تحفظ یافتہ کارکن کام کر رہے ہیں تفصیل علیحدہ علیحدہ بتائیں؟

(ج) ان فیکٹریوں، کارخانوں اور اداروں سے سال 15-2014 اور 2016 کے دوران کتنی رقم محکمہ نے وصول کی؟

(د) محکمہ ان تحفظ یافتہ کارکنوں اور ان کی فیملی کو کیا کیا سہولیات فراہم کرتا ہے؟

(ہ) ان تحفظ یافتہ کارکنوں کو ریٹائرمنٹ پر کیا کیا سہولیات محکمہ فراہم کرتا ہے؟

(و) کیا حکومت کے علم میں ہے کہ ان کارخانوں، فیکٹریوں اور اداروں میں کام کرنے والے کارکنوں کی تعداد محکمہ محنت سے رجسٹرڈ کارکنان سے کہیں زیادہ ہے حکومت اس بابت کیا ایکشن لے رہی ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے محنت وانسانی وسائل (میاں نوید علی):

(الف) ضلع گجرات میں محکمہ محنت سے رجسٹرڈ فیکٹریوں/کارخانوں و دیگر اداروں کی کل تعداد 2118 ہے۔ ان فیکٹریوں/کارخانوں کے نام ومالکان کی تفصیل (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) مذکورہ ضلع میں رجسٹرڈ فیکٹریوں کارخانوں اور اداروں میں کام کرنے والے تحفظ یافتہ کارکنان کی کل تعداد 18373 ہے۔ تحفظ یافتہ کارکنان کی فیکٹری وار تفصیل (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) محکمہ محنت کے ذیلی ادارہ سوشل سکیورٹی نے ان فیکٹریوں، کارخانوں اور اداروں سے سوشل سکیورٹی کنٹری بیوشن کی مد میں درج ذیل رقم وصول کی:

2013۔14	11کروڑ14لاکھ54ہزار269
2014۔15	15کروڑ9لاکھ23ہزار869۔
2015۔16	16کروڑ57لاکھ40ہزار800

(د)

I. محکمہ محنت کا ذیلی ادارہ سوشل سکیورٹی تحفظ یافتہ کارکنان اور ان کے لواحقین کو متعدد مالی وطبی سہولیات فراہم کرتا ہے ان سہولیات کی تفصیل (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

II. پنجاب ورکرز ویلفیئر بورڈ صنعتی کارکنان کو شادی گرانٹ، فوتیدگی گرانٹ، تعلیمی اور رہائشی سہولیات فراہم کرتا ہے۔

(ہ) محکمہ محنت کے ذیلی ادارہ سوشل سکیورٹی کے تحت تحفظ یافتہ کارکنان حاضر سروس (جس میں عمر کی قید نہ ہے) سہولیات حاصل کر سکتا ہے۔

(و) ادارہ اس بابت کوشش میں ہے کہ اس فرق کو اگر کہیں ہے تو ختم کیا جائے اس سلسلے میں سوشل سکیورٹی قانون کے تحت کارخانوں، فیکٹریوں اور اداروں کی ہر سال سوشل سکیورٹی آرڈیننس کی زیر دفعہ 22 کے تحت انسپکشن کی جاتی ہے۔ جہاں کارکنان کی تعداد میں فرق ہو اس کے آجر سے ایسے کارکنان کا کنٹری بیوشن مع 50 فیصد جرمانہ کے ساتھ وصول کیا جاتا ہے اور تمام کارکنان کا کنٹری بیوشن جمع نہ کرانا بھی جرم ہے اس سلسلے میں آجر کا سیکشن 66 سوشل سکیورٹی آرڈیننس کے تحت مجسٹریٹ درجہ اول کی عدالت میں چالان کر دیا جاتا ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! میرے سوال کے جواب میں جن فیکٹریوں اور کارخانوں کی تعداد بتائی گئی ہے وہ 2118 ہے اور ان میں کام کرنے والے کارکنان کی تعداد 18373 ہے تو میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ ان میں صرف یہی لوگ کام کرتے ہیں یا ان کے علاوہ بھی ایسے مزدور ہیں جو ان فیکٹریوں یا کارخانوں میں کام کر رہے ہیں اور تنخواہ بھی لے رہے ہیں لیکن ان کا نام رجسٹرڈ کیا گیا ہے اور نہ ہی ان کو اس قسم کی سہولیات جیسے شادی گرانٹ، فوتیدگی گرانٹ، تعلیمی اور رہائشی سہولیات فراہم کی جاتی ہیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے محنت و انسانی وسائل (میاں نوید علی): جناب سپیکر! وہاں پر جو رجسٹرڈ فیکٹریاں ہوتی ہیں اور ان فیکٹریوں میں جو ورکرز رجسٹرڈ ہوتے ہیں ان کی تفصیل ہمارے پاس آتی ہے اور ہم ان ہی کو facilitate کرتے ہیں۔ یہاں پر رجسٹرڈ جو مزدور ہیں ان کی تعداد 18373 ہے، یہی مزدور کام کر رہے ہیں اور یہی ادارے سے سہولیات بھی لے رہے ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، میاں صاحب!

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! کیا یہ محکمہ محنت و انسانی وسائل کی ذمہ داری نہیں ہے کہ وہ تمام مزدوروں کی باقاعدہ رجسٹریشن کروائے اور ان کا حق انہیں دلوائے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے محنت وانسانی وسائل (میاں نوید علی): جناب سپیکر! محکمہ اپنی ذمہ داری بخوبی ادا کر رہا ہے۔ ہر ضلع میں ڈسٹرکٹ لیبر آفیسر کی یہی ذمہ داریاں ہیں کہ جہاں پر بھی مزدوروں کو مسائل درپیش ہیں ان کو حل کرے اور محکمہ بھرپور طریقے سے تمام مزدوروں کو facilitate کر رہا ہے۔

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ کیا یہ جو انہوں نے اتنی بڑی لسٹ دی ہے جس کے مطابق 2118 فیکٹریاں موجود ہیں اور 18373 کارکنان وہاں پر کام کر رہے ہیں۔ اس سوال کا مقصد صرف یہ ہے کہ جو غریب مزدور بے چارے مزدوری کرتے ہیں، ان کی رجسٹریشن نہیں ہوتی، زندہ رہنے والی سہولتیں اور مرنے کے بعد ان کو پنشن بھی نہیں ملتی۔ گورنمنٹ کسی نہ کسی مد میں باقاعدہ طور پر فیکٹریوں سے وصولی بھی کرتی ہے۔ کیا یہ آئندہ اپنی ذمہ داری قبول کرنے کے لئے تیار ہیں کہ ان مزدوروں کی کسی نہ کسی طریقے سے مدد کی جاسکے؟

جناب ڈپٹی سپیکر: میاں صاحب! آپ نشاندہی کریں کہ کون سی فیکٹریوں میں ایسے ملازمین کام کر رہے ہیں جو کہ رجسٹرڈ نہ ہیں تو پارلیمانی سیکرٹری صاحب ان کے خلاف ایکشن لیں گے۔

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! بہت سی ایسی فیکٹریاں ہیں جہاں پر مزدور کام کر رہے ہیں۔ یہ جو یہاں جواب میں اٹھارہ ہزار مزدور بتائے گئے ہیں ان کی تعداد چھتیس ہزار سے بھی زیادہ ہو سکتی ہے اور میں تو اسمبلی میں مزدور کی بات کر رہا ہوں جو کہ اس کا حق بنتا ہے۔ میں یہ بھی کہنا چاہتا ہوں کہ محکمہ کو کوئی ایسی پالیسی بنانی چاہئے جس کے تحت ان مزدوروں کی رجسٹریشن ہو جائے اور ان کو ان کا حق مل جائے۔ کیا محکمہ اس بارے میں کوئی اپنی تجویز رکھتا ہے؟

جناب ڈپٹی سپیکر: پارلیمانی سیکرٹری صاحب! وہ کہہ رہے ہیں کہ یہ مزدوروں کی تعداد اٹھارہ ہزار سے زیادہ ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے محنت وانسانی وسائل (میاں نوید علی): جناب سپیکر! میرے فاضل بھائی کسی ایسی فیکٹری کی نشاندہی کر دیں تو ہم اس کے خلاف کارروائی کریں گے۔ جہاں تک بات ہے کہ ادارہ اپنی ذمہ داری قبول کرے گا تو میں اس بات پر فاضل ممبر سے تھوڑا معذرت خواہ ہوں کیونکہ already ادارہ اپنے سارے معاملات درست طریقے سے چلا رہا ہے اور ڈیتھ گرانٹس، شادی گرانٹس، سکالرشپ اور سارے معاملات جو مزدور رجسٹرڈ ہیں ان کو اچھے طریقے سے سہولیات دے رہا ہے۔ اگر یہ کوئی نشاندہی کر دیں تو اس پر بھی ہم انشاء اللہ ایکشن لیں گے۔

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! میں ان کو صرف یہی کہوں گا کہ یہ مزدوروں کے لئے کوئی extra policy بنائیں۔ ایسے مزدور جو فیکٹریوں میں کام کر رہے ہیں لیکن ان کی رجسٹریشن نہیں ہوئی جس کی وجہ سے وہ ڈسپنسری اور ہسپتال کی سہولیات سے بھی فائدہ نہیں اٹھا سکتے تو کیا محکمہ کوئی ایسا ارادہ رکھتا ہے جس کے تحت مزدور خود بھی آ کر اپنی رجسٹریشن کروا سکے یہ انتہائی ضروری ہے؟

جناب ڈپٹی سپیکر: میاں صاحب! آپ گجرات کے رہنے والے ہیں آپ نشاندہی تو کریں کسی ایک فیکٹری کی کہ جی وہاں پر ایسے مزدور کام کر رہے ہیں تو اس پر یہ ایکشن لیں گے۔

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! آپ دیکھیں یہ جو figures موجود ہیں اس کے مطابق کوئی ایسی بات رہ نہیں گئی جو کہ سامنے نہیں آئی۔ یہاں لکھا ہے کہ 2118 فیکٹریوں میں مزدوروں کی تعداد 18000 ہے تو اس کا مطلب ہے کہ دو یا تین آدمی ایک فیکٹری کو چلا رہے ہیں۔ یہ تو ویسے ہی سیدھی سی بات ہے کہ وہاں فیکٹریوں میں مزدور رجسٹرڈ نہیں ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: میاں صاحب! میں پارلیمانی سیکرٹری صاحب سے کہوں گا کہ وہ اس کو دوبارہ verify کروائیں۔

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! جی ہاں! یہ بالکل ٹھیک ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: میاں صاحب! شکریہ۔ اگلا سوال نمبر 8935 الحاج محمد الیاس چنیوٹی کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو pending کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 8650 محترمہ فائزہ احمد ملک کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 8652 ڈاکٹر سید وسیم اختر کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو pending کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال میاں طارق محمود کا ہے سوال نمبر بولیں۔

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! میرا سوال نمبر 8690 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ضلع گجرات میں محکمہ محنت کے سکولوں، ہسپتالوں اور ڈسپنسریوں سے متعلقہ تفصیلات

*8690: میاں طارق محمود: کیا وزیر محنت و انسانی وسائل از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع گجرات میں محکمہ محنت کے سکول، ہسپتال اور ڈسپنسریاں کہاں کہاں ہیں؟
(ب) ان ہسپتالوں، ڈسپنسریوں اور سکولوں میں کتنی اسامیاں کب سے خالی ہیں؟
(ج) ان سکولوں میں کتنے طالب علم زیر تعلیم ہیں تفصیل سکول وار بتائیں؟
(د) ہسپتال اور ڈسپنسریاں کتنے بیڈز پر مشتمل ہیں۔ان میں کون کون سی طبی مشینری ہے اور ٹیسٹوں کے لئے کون کون سی سہولیات میسر ہیں؟
(ہ) ان اداروں کے سال 16-2015 اور 17-2016 کے اخراجات کی تفصیل بتائیں؟
(و) ان اداروں میں خالی اسامیوں اور مسنگ سہولیات کو حکومت کب تک فراہم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے محنت وانسانی وسائل (میاں نوید علی):

(الف) محکمہ محنت کے ذیلی ادارہ پنجاب ورکرز ویلفیئر بورڈ کے تحت دو ورکرز ویلفیئر سکولز بوائز اینڈ گرلز لیبر کالونی گجرات میں واقع ہیں۔اور مذکورہ ضلع میں ادارہ سوشل سکیورٹی کے زیرانتظام ایک سوشل سکیورٹی ہسپتال جی ٹی روڈ گجرات میں کام کر رہا ہے جو 100 بیڈز پر مشتمل ہے۔اس کے علاوہ ضلع ہذا میں ادارہ سوشل سکیورٹی کے طبی مراکز کی تفصیل درج ذیل ہے:

1. سوشل سکیورٹی میڈیکل سنٹر، بغداد کالونی جی ٹی روڈ گجرات۔
2. سوشل سکیورٹی ڈسپنسری سال اسٹیٹ انڈسٹریز نزد پاک فین، جی ٹی روڈ گجرات۔
3. سوشل سکیورٹی ڈسپنسری لیبر کالونی بھمبر روڈ گجرات۔
4. سوشل سکیورٹی ڈسپنسری محلہ جناح کالونی فاروق پارک جلالپور جٹاں گجرات۔
5. سوشل سکیورٹی ڈسپنسری کچاپکا موڑ سرگودھا روڑ منگوال غربی۔
6. سوشل سکیورٹی ڈسپنسری بالمقابل احمد پیٹرولیم جی ٹی روڈ لالہ موسیٰ۔

(ب) مذکورہ ضلع میں محکمہ محنت کے ذیلی ادارہ سوشل سکیورٹی کے ہسپتال اور دیگر طبی مراکز میں خالی اسامیوں کی تعداد 107 ہے۔ تفصیل ضمیمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔
جبکہ پنجاب ورکرز ویلفیئر بورڈ کے تحت دو ورکرز ویلفیئر سکولز بوائز اینڈ گرلز میں خالی اسامیوں کی تعداد 61 ہے۔ تفصیل ضمیمہ (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) گجرات میں واقع ورکرز ویلفیئر سکولوں میں زیر تعلیم طالب علموں کی تعداد 2253 ہے سکول وار تفصیل درج ذیل ہے:

نمبر شمار	سکول	طلباء کی تعداد
1۔	ورکرز ویلفیئر ہائر سیکنڈری سکول (بوائز)، گجرات	1074
2۔	ورکرز ویلفیئر ہائر سیکنڈری سکول (گرلز)، گجرات	1179

(د) سوشل سکیورٹی ہسپتال 100 بیڈز پر مشتمل ہے ہسپتال ہذا میں ماہیکرو لیب، بیک مین کٹلر، سینٹری فیون مشین ہیومن، مائیکروسکوپ ہیومن، واٹر باتھ، ریفریجریٹر اور سائینٹیفک بلڈ بنک ریفریجریٹر کے علاوہ درج ذیل ٹیسٹوں کی سہولت موجود ہے۔

ای ایس آر	سی بی سی	آر ایف ٹیز	لیپڈ پروفائل	ایل ایف ٹیز
ویڈال ٹیسٹ	بلڈ گروپ	وی ڈی آر ایل	ایچ آئی وی	ہیپاٹائٹس بی، سی
تھوک کا ٹیسٹ	ملیریا ٹیسٹ	سیمن ٹیسٹ	حمل ٹیسٹ	آر۔اے۔ فیکٹر
بلڈ پریشر	ایچ۔ پائلورائی	سی آر پی	اے۔اے۔او۔ٹی	ڈینگی ٹیسٹ
		پیشاب کا بنیادی ٹیسٹ	ٹائیفی ڈاٹ	ٹی۔بی۔ ٹیسٹ

ڈسپنسریوں میں مریضوں کو دی جانے والی سہولیات۔

1. کارکنان اور اُس کے لواحقین بمعہ والدین کا چیک اپ کر کے مفت ادویات کی فراہمی۔
2. ایمر جنسی کی صورت میں علاج معالجہ کر کے سوشل سکیورٹی ہسپتال ریفر کیا جاتا ہے۔
3. سنٹرز میں لیبارٹریز اور ایکسریز کی سہولیات بھی میسر ہے۔
4. ڈینگی کے ایمر جنسی کاؤنٹر بھی قائم کئے گئے ہیں۔
5. ایمبولینس کی سہولت دستیاب ہے۔
6. ہیپاٹائٹس کا علاج کیا جاتا ہے۔

(ہ) محکمہ محنت کا ذیلی ادارہ پنجاب ورکرز ویلفیئر بورڈ نے 16-2015 میں مذکورہ ضلع میں واقع ورکرز ویلفیئر سکولز بوائز اینڈ گرلز۔/8,87,00,000 روپے اور 17-2016 میں اب تک ۔/6,43,40,000 روپے کے اخراجات کئے جبکہ ادارہ سوشل سکیورٹی نے 16-2015 میں مذکورہ ضلع میں موجود سوشل سکیورٹی ہسپتال اور دیگر طبی مراکز پر آنے والے تحفظ یافتہ کارکنان اور ان کے لواحقین کو علاج معالجہ وادویات کی مفت سہولت فراہم کرنے کے لئے ۔/7,41,77,323 روپے اور 17-2016 میں اب تک ۔/5,54,70,524 روپے کے اخراجات کئے۔ تفصیل ضمیمہ (ج) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(و) محکمہ محنت مذکورہ اداروں میں جلد خالی اسامیوں پر تعیناتی کا ارادہ رکھتا ہے۔ مسنگ سہولیات کی فراہمی ایک مسلسل عمل ہے اور ادارہ اپنے وسائل اور ضروری سہولیات کی فراہمی کو مدنظر رکھتے ہوئے سہولیات میں اضافہ کرتا رہتا ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! اس میں میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ میرے سابقہ سوال میں انہوں نے جواب دیا ہے کہ ڈسٹرکٹ گجرات میں رجسٹرڈ فیکٹریاں دو ہزار سے زیادہ ہیں۔ پورے ضلع میں فیکٹریاں اور انڈسٹریاں لگی ہوئی ہیں اور سوشل سکیورٹی، ڈسپنسری اور ہسپتال یہ تمام کے تمام ضلع گجرات تک محدود ہیں۔ کیا یہ باقی شہروں میں یہ سہولیات دینے کا ارادہ رکھتے ہیں تاکہ مزدوروں کو فائدہ پہنچ سکے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے محنت و انسانی وسائل (میاں نوید علی): جناب سپیکر! انہوں نے سوال میں ضلع گجرات کا پوچھا تھا تو گجرات میں جو ہمارے ڈیپارٹمنٹ ہیں وہ ہم نے بتا دیئے ہیں۔ باقی دوسرے اضلاع میں بھی لیبر ڈیپارٹمنٹ کی ڈسپنسریاں، ادارے، سکول اور ہسپتال already موجود ہیں لہٰذا جہاں پر یہ سہولیات موجود نہیں ہیں وہاں پر انشاء اللہ اس کے لئے working چل رہی ہے۔

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! میں نے صرف ضلع گجرات کا ذکر نہیں کیا۔ اگر پارلیمانی سیکرٹری صاحب پڑھ لیں تو پتا چل جائے گا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، باقی detail بھی لکھی ہوئی ہے اور اس میں سوشل سکیورٹی ڈسپنسریوں کا ذکر ہے۔

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! میرا اِن سے ضمنی سوال یہ ہے کہ یہ تمام ادارے صرف گجرات شہر میں ہیں جبکہ گجرات شہر کی آبادی منڈی بہاؤالدین، ڈنگہ اور کھاریاں تک جاتی ہے تو کیا ان شہروں میں بھی یہ مزدوروں کے لئے سوشل سکیورٹی ڈسپنسریاں، کالونیاں اور دیگر سہولیات دینے کا ارادہ رکھتے ہیں؟

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری صاحب! کیا آپ یہ بنانے کا ارادہ رکھتے ہیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے محنت و انسانی وسائل (میاں نوید علی): جناب سپیکر! ہماری اطلاعات کے مطابق یہ سوشل سکیورٹی ہسپتال گجرات کے لئے well enough ہیں، اگر مزید جہاں پر ضرورت پڑی تو انشاء اللہ تعالیٰ اس کو زیر غور لایا جائے گا۔

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! ایک مزدور جو ڈنگہ کا رہنے والا ہے، کیا وہ 33 کلو میٹر جا کر گجرات سے medicine لے کر آ جائے گا اور کیا یہ enough سمجھتے ہیں؟

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری صاحب! کیا ڈنگہ میں بھی آپ کا ڈسپنسریاں بنانے کا ارادہ ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے محنت وانسانی وسائل (میاں نوید علی): جناب سپیکر! یہ proposal دے دیں تو ہم working کر لیں گے اور اگر ضرورت ہو گی تو ہم انشاء اللہ تعالیٰ proceed کریں گے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، آپ اِن سے proposal لے لیں۔ میاں صاحب! اب آپ کا آخری ضمنی سوال ہے۔

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! انہوں نے جواب میں لکھا ہے کہ خالی اسامیوں کی تعداد 61 ہے، کیا یہ 61 اسامیاں پوری کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں، کب تک یہ پوری کر دیں گے اور کتنے عرصے سے یہ اسامیاں خالی ہیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے محنت وانسانی وسائل (میاں نوید علی): جناب سپیکر! چونکہ ادارے کی اسامیاں پنجاب پبلک سروس کمیشن کے ذریعے بھی پُر ہوتی ہیں لہٰذا یہ خالی اسامیاں انشاء اللہ تعالیٰ جلد پُر کر لی جائیں گی۔ پنجاب پبلک سروس کمیشن کے اپنے معاملات ہوتے ہیں لیکن ان اسامیوں کو جلد پُر کر لیا جائے گا اور باقی وہاں پر ایسی کوئی problem نہیں آ رہی کہ کام میں کوئی رکاوٹ ہو۔

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! ضمیمہ (الف) کے صفحہ نمبر 3 پر لکھا ہوا ہے کہ میڈیکل سپیشلسٹ کی اسامی عرصہ 2008 سے خالی ہے، ماہر امراض دل کی اسامی عرصہ 2008 سے خالی ہے اور پتھالوجسٹ کی اسامی 2008 سے خالی ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: میاں صاحب! وہ کہتے ہیں کہ پنجاب پبلک سروس کمیشن کے ذریعے یہ appointments ہوتی ہیں۔

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! 2008 سے مزدوروں کے ہسپتال میں یہ اسامیاں خالی ہیں تو پھر پبلک سروس کمیشن اور محکمہ کیا کر رہا ہے؟ یہاں پر بات اس لئے discuss ہوتی ہے کیونکہ یہ اسامیاں 2008 سے خالی ہیں۔ یہ کہتے ہیں کہ ہم بڑا کام کر رہے ہیں تو اِن کا یہی کام ہے جو آپ کے سامنے ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے محنت وانسانی وسائل (میاں نوید علی): جناب سپیکر! میں آپ کو زمینی حقائق سے آگاہ کرنا چاہتا ہوں کہ ہم نے درمیان میں ڈاکٹر رکھے تھے لیکن آپ بخوبی سمجھتے ہیں کہ ڈاکٹروں کے اپنے مسائل ہیں اور ان کی کوشش ہوتی ہے کہ وہ لاہور میں ہی serve کریں جس کی وجہ سے وہ وہاں پر نہیں جاتے یا چھوڑ جاتے ہیں۔ میں اپنے فاضل دوست کو بتاتا چلوں کہ already وہاں پر سات سپیشلسٹ موجود ہیں، سات میڈیکل آفیسرز موجود ہیں اور ایک خاتون میڈیکل آفیسر بھی موجود ہے لہٰذا وہاں پر proper کام چل رہا ہے جبکہ مزید ہماری پوری کوشش ہے کہ ہم ان اسامیوں کو جلد پُر کریں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: پارلیمانی سیکرٹری! 2008 سے جو اسامیاں vacant ہیں اُن کو advertise کریں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے محنت وانسانی وسائل (میاں نوید علی): جناب سپیکر! ایک دو دن میں ہم advertise کر دیں گے اور دو تین ماہ تک یہ اسامیاں پُر ہو جائیں گی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: میاں صاحب! وہ کہتے ہیں کہ within two or three months یہ اسامیاں پُر ہو جائیں گی۔

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! یہاں پر تفصیل میں لکھا ہوا ہے کہ سینٹری انسپکٹر کی سیٹ خالی ہے، OT ٹیکنیشن، لیب ٹیکنیشن، کمپیوٹر آپریٹر کی سیٹیں خالی ہیں اور ڈسپنسر بھی ان کو نہیں مل رہے۔ میں ان کو ڈسپنسر دیتا ہوں جتنے ان کو گجرات کے چاہئیں اور بھرتی کر لیں۔ ریکارڈ سامنے آیا ہے اور ریکارڈ سامنے لانے کا مقصد یہی ہوتا ہے کہ point out کیا جائے کہ کیا صورتحال ہے؟

جناب ڈپٹی سپیکر: پارلیمانی سیکرٹری صاحب! آپ جلد از جلد خالی اسامیوں پر تقرری کریں۔ اگلا سوال محترمہ تحسین فواد کا ہے۔

MR ASIF MEHMOOD: On her behalf.

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، ان کے ایماء پر سوال نمبر بولیں۔

جناب آصف محمود: جناب سپیکر! سوال نمبر 8693 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔ (معزز ممبر نے محترمہ تحسین فواد کے ایماء پر طبع شدہ سوال دریافت کیا)

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ضلع راولپنڈی میں بھٹہ جات اور مزدوروں سے متعلقہ تفصیلات

*8693: محترمہ تحسین فواد: کیا وزیر محنت وانسانی وسائل از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) ضلع راولپنڈی میں اینٹوں کے کتنے بھٹہ جات کہاں کہاں واقع ہیں ان پر کتنے مزدور کام کر رہے ہیں نیز ان مزدوروں کو مالکان بھٹہ کی طرف سے کیا کیا سہولیات فراہم کی گئیں ہیں؟

(ب) ضلع راولپنڈی میں موجود اینٹوں کے کتنے بھٹے غیر رجسٹرڈ ہیں اور ان کو رجسٹرڈ کرنے کا ارادہ حکومت رکھتی ہے اگر نہیں تو وجوہات بیان کی جائیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے محنت وانسانی وسائل (میاں نوید علی):

(الف) ضلع راولپنڈی میں اینٹوں کے کل بھٹہ جات کی تعداد 178 ہے اور ان میں کام کرنے والے مزدوروں کی تعداد 415 ہے۔ بھٹہ جات کے نام، پتا اور ان پر کام کرنے والے مزدوروں کی تعداد کی تفصیل ضمیمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ بھٹہ مالکان کی طرف سے بھٹہ مزدوروں کو بلا معاوضہ گھر کی فراہمی، بجلی کی مفت سہولت اور جلانے کے لئے لکڑی بھی بغیر معاوضہ فراہم کی جاتی ہے جبکہ متعدد بھٹہ جات پر قائم مزدوروں کے بچوں کے لئے غیر رسمی سکولوں کے لئے عمارت اور بجلی کی سہولت بھی مفت دی جاتی ہے۔

(ب) ضلع راولپنڈی میں کوئی بھٹہ غیر رجسٹرڈ نہ ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب آصف محمود: جناب سپیکر! جز (الف) کے اندر بھٹہ مزدوروں کے بچوں کے لئے سہولیات کا ذکر کیا گیا ہے اور محکمہ نے جواب دیا ہے کہ ٹوٹل 178 بھٹہ جات ہیں جن میں متعدد غیر رسمی تعلیم کے لئے عمارتیں فراہم کی ہوئی ہیں۔ میں معزز پارلیمانی سیکرٹری سے پوچھنا چاہوں گا کہ راولپنڈی میں کتنے بھٹوں کے اوپر بھٹہ مزدوروں کے بچوں کے لئے سکولوں کی سہولت موجود ہیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے محنت وانسانی وسائل (میاں نوید علی): جناب سپیکر! بھٹہ مالکان نے جتنے مزدور رکھے ہوتے ہیں، یہ اُن مالکان کی ذمہ داری ہے کہ وہ اپنے مزدوروں کو رہائش اور بجلی فراہم کریں۔ اگر ان کو detail چاہئے کہ کتنے بھٹوں پر سکول موجود ہیں تو میں اِن کو تفصیل لے کر بتادوں گا۔

جناب آصف محمود: جناب سپیکر! سوال کے اندر پوچھا گیا ہے لہٰذا محکمہ کو detail دینی چاہئے تھی۔ میں معزز پارلیمانی سیکرٹری سے یہ پوچھنا چاہ رہا ہوں کہ جب بھٹہ جات رجسٹرڈ کرتے ہیں تو کیا غیر رسمی تعلیم کی سہولیات، عمارات اور بجلی کی مفت فراہمی وغیرہ کا کوئی معیار یا mechanism تعین کیا ہوا ہے؟

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری صاحب! یہ کس طرح ہوتا ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے محنت و انسانی وسائل (میاں نوید علی): جناب سپیکر! ڈپٹی کمشنر اور اسسٹنٹ کمشنر نے ہمارے ڈسٹرکٹ لیبر آفیسر کے ساتھ ٹیم بنائی ہوتی ہے وہ proper وہاں پر جا کر وقتاً فوقتاً visit کرتے ہیں اور جہاں پر کوئی کمی بیشی ہو اُس کو دُور کرتے ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: میاں صاحب! سکول بنانے کا کیا معیار ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے محنت و انسانی وسائل (میاں نوید علی): جناب سپیکر! سکول بنانے کا as such کوئی معیار نہیں ہے اور نہ ہی یہ لیبر ڈیپارٹمنٹ کی ذمہ داری ہے۔ میں یہاں پر یہ clear کرتا چلوں کہ بھٹوں پر جن مزدوروں کے بچے کام کر رہے تھے تو چائلڈ لیبر کے خاتمہ کے لئے وزیراعلیٰ پنجاب میاں محمد شہباز شریف نے initiative لیا جس کے تحت لیبر ڈیپارٹمنٹ کو یہ ذمہ داری سونپی گئی ہے۔ جہاں ہمیں بہتر لگتا ہے یا جہاں پر بھٹے والوں سے کوئی cooperate کرتا ہے جو کہ willing ہوتا ہے کہ ہم جگہ دینے کو تیار ہیں اور facilitate کرنے کو بھی تیار ہیں تو وہاں پر سکول بنا دیا جاتا ہے۔

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! لابی میں لیبر ڈیپارٹمنٹ کے سیکرٹری موجود نہیں ہیں تو یہ لیبر کے ساتھ کتنے خیر خواہ ہیں؟

وزیر انسانی حقوق و اقلیتی امور (جناب خلیل طاہر سندھو): جناب سپیکر! میرے بھائی نے جو بات کی ہے یہ بڑی اہم بات ہے۔ سپیکر صاحب اور آپ کافی دفعہ یہ آرڈر دیتے ہیں لیکن مجھے نہیں پتا کہ آپ کے آرڈر پر implement کیوں نہیں ہوتا لہٰذا میں چاہتا ہوں کہ آپ strict آرڈر کریں کہ ڈیپارٹمنٹ کا جو بھی سیکرٹری ہے وہ آئے، اپنے پارلیمانی سیکرٹری کو assist کرے اور اس ایوان کو جواب دہ ہو۔

جناب ڈپٹی سپیکر: یہاں پر سپیکر صاحب کی طرف سے clear یہ بات کی گئی تھی اور میں نے بھی بارہا مرتبہ کہا ہے۔ پارلیمانی سیکرٹری صاحب! آپ کے محکمہ لیبر کے سیکرٹری کیوں موجود نہیں ہیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے محنت و انسانی وسائل (میاں نوید علی): جناب سپیکر! ڈیپارٹمنٹ کے concern آدمی یہاں پر موجود ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: یہ concern بندوں کی بات نہیں ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے محنت و انسانی وسائل (میاں نوید علی): جناب سپیکر! سیکرٹری صاحبہ کو بھی کہا گیا تھا کیونکہ ان کی ابھی نئی appointment ہوئی ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: یہ کیا بات ہوئی؟

وزیر انسانی حقوق و اقلیتی امور (جناب خلیل طاہر سندھو): جناب سپیکر! سیکرٹری کو ابھی بلا یا جائے۔

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! آپ دیکھیں کہ میرے سوال کے مطابق 2008 سے کوئی بھرتی نہیں ہوا للہذا ساری صورتحال آپ کے سامنے ہے۔ اگر محکمہ کے سیکرٹری یہاں پر سنتے تو کچھ بہتری کرتے لیکن یہ سننے کے لئے بھی تیار نہیں ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: پارلیمانی سیکرٹری صاحب! یہاں پر کمشنر سوشل سکیورٹی بھی نہیں ہیں، ڈیپارٹمنٹ کا سیکرٹری بھی نہیں آیا اور ڈائریکٹر لیبر بھی نہیں آیا تو کیا انہوں نے اسمبلی کو مذاق بنایا ہوا ہے؟ اگر آپ آ سکتے ہیں تو باقی لوگ کیوں نہیں آئے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے محنت و انسانی وسائل (میاں نوید علی): جناب سپیکر! باہر سارے لوگ آئے ہوئے ہیں، ان کو ابھی بلوا لیتے ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: کدھر آئے ہوئے ہیں، یہ کیا بات ہوئی؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے محنت و انسانی وسائل (میاں نوید علی): جناب سپیکر! میں ابھی چیک کر لیتا ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: میاں صاحب! اگر آپ اپنی مصروفیت چھوڑ کر اِدھر آتے ہیں اور اپنی ذمہ داری پوری کرتے ہیں تو ان لوگوں کو کیا پریشانی ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے محنت و انسانی وسائل (میاں نوید علی): جناب سپیکر! آپ ٹھیک کہہ رہے ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: بیوروکریسی کا یہ روّیہ ناقابل برداشت ہے۔ انہوں نے اسمبلی کی کارروائی کو مذاق سمجھ لیا ہے۔ میں سیکرٹری اسمبلی سے کہوں گا کہ وہ آج وزیراعلیٰ کو لیٹر لکھیں اور ان کو displeasure بھی convey کریں۔ یہ کوئی طریق کار نہیں ہے لہٰذا ڈیپارٹمنٹ کے سب لوگوں کو کل سپیکر چیمبر میں بلائیں، کل اِن سے بات ہو گی کیونکہ انہوں نے اسمبلی کو مذاق سمجھا ہوا ہے۔ باقی جتنے بھی سوال ہیں ان سوالوں کو pending کیا جاتا ہے۔ ڈاکٹر صلاح الدین کا ایک سوال تھا جسے میں نے dispose of کیا تھا لیکن اب وہ آ گئے ہیں لہٰذا اس سوال کو pending کر دیا جائے۔

ڈاکٹر صلاح الدین خان: جناب سپیکر! سوالات کا کافی وقت بچ گیا ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: اب میں نے تمام ایجنڈا pending کر دیا ہے۔ آپ کا سوال پہلے ہی dispose of کر دیا تھا لیکن اب اس سوال کو pending کر دیتے ہیں۔

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

(جو ایوان کی میز پر رکھے گئے)

ضلع فیصل آباد میں محکمہ محنت کے سکولز، ہسپتال کے سٹاف اور بجٹ کے حوالے سے متعلقہ تفصیلات

*8628: جناب احسن ریاض فتیانہ: کیا وزیر محنت وانسانی وسائل ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) ضلع فیصل آباد میں محکمہ محنت کے کتنے سکولز، ہسپتال اور دیگر ادارے کہاں کہاں چل رہے ہیں؟

(ب) محکمہ محنت کا اس ضلع میں کتنا سٹاف کام کر رہا ہے، عہدہ اور گریڈ وار تفصیل بتائیں؟

(ج) محکمہ محنت ضلع فیصل آباد کا سال 17-2016 کا بجٹ مد وار کتنا ہے؟

(د) اس مالی سال کے دوران اس ضلع میں محکمہ کون کون سے مزید سکول اور محنت کے مراکز کھولنے کا ارادہ رکھتا ہے؟

(ہ) موجودہ مالی سال کے دوران کتنی رقم صنعتی کارکنوں کی بہتری اور رہائش گاہوں پر خرچ کرنے کا ارادہ ہے؟

وزیر محنت وانسانی وسائل (راجہ اشفاق سرور):

(الف)

I. ضلع فیصل آباد میں محکمہ محنت کا ضلعی آفس کام کر رہا ہے۔

II. محکمہ محنت کے ذیلی ادارہ پنجاب ورکرز ویلفیئر بورڈ کے تحت ضلع فیصل آباد میں قائم شدہ چھ ورکرز ویلفیئر سکولوں کی تفصیل درج ذیل ہے:

نمبر شمار	سکول	مقام
1	ورکرز ویلفیئر ہائر سیکنڈری سکول (بوائز)	جوہر لیبر کالونی فیصل آباد
2	ورکرز ویلفیئر سکول (بوائز) شام کی شفٹ	جوہر لیبر کالونی فیصل آباد
3	ورکرز ویلفیئر ہائر سیکنڈری سکول (گرلز)	جوہر لیبر کالونی فیصل آباد
4	ورکرز ویلفیئر سکول (گرلز) شام کی شفٹ	جوہر لیبر کالونی فیصل آباد
5	ورکرز ویلفیئر سکول (گرلز)	70/R.B فیصل آباد
6	ورکرز ویلفیئر سکول (بوائز)	153/R.B فیصل آباد

III. مذکورہ ضلع میں محکمہ محنت کے ذیلی ادارہ سوشل سکیورٹی کے زیر انتظام 03 ہسپتال، 05 میڈیکل سنٹر، 16 ڈسپنسریاں اور 05 ایمرجنسی سنٹر کام کر رہے ہیں اس کے علاوہ ضلع ہذا میں ادارہ سوشل سکیورٹی کے 03 ڈائریکٹوریٹ کام کر رہے ہیں۔ مذکورہ مراکز کے نام و پتاجات کی تفصیل (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب)

I. محکمہ محنت ضلع فیصل آباد کے سٹاف کی تعداد 77 ہے جس کی تفصیل بلحاظ عہدہ اور گریڈ درج ذیل ہے:

نمبر شمار	عہدہ	پے سکیل	تعداد
1	ڈائریکٹر لیبر ویلفیئر فیصل آباد	BS-19	2
2	اسسٹنٹ ڈائریکٹر لیبر ویلفیئر فیصل آباد	BS-17	2
3	سپرنٹنڈنٹ	BS-17	4
4	منیجر ایمپلائمنٹ ایکسچینج	BS-17	1
5	لیبر آفیسرز	BS-16	7
6	لیبر انسپکٹرز	BS-14	7
7	اسسٹنٹ	BS-16	4
8	سٹینوگرافر	BS-14	8
9	سینئر کلرک	BS-14	16
10	جونیئر کلرک	BS-11	8

11	ڈرائیور	BS-5, 6	2
12	نائب قاصد	BS-2,1	13
13	خاکروب	BS-1	14
14	چوکیدار	BS-1	1
15	بیلف	BS-1	1
	میزان		77

II. ضلع فیصل آباد میں ورکرز ویلفیئر سکولوں میں تعینات سٹاف کی تفصیل درج ذیل ہے:

نمبر شمار	عہدہ	پے سکیل	تعداد
1	پرنسپل	18	3
2	وائس پرنسپل	17	4
3	سبجیکٹ سپیشلسٹ	17	6
4	ایس ایس ٹی	17	2
5	ایس ایس ٹی	16	67
6	ای ایس ای / پی ٹی آئی / عربی ٹیچر	14	42
7	اکاؤنٹنٹ	16	2
8	اسسٹنٹ / لیب اسٹنٹ / اکاونٹ اسسٹنٹ / جونیئر کلرک / لائبریری کلرک	11	6
9	سٹورکیپر / لیب اٹنڈنٹ	5	5
10	نائب قاصد / چوکیدار / مالی / آیا / سویپر	2	36

III. ضلع فیصل آباد میں ادارہ سوشل سکیورٹی کے موجود مختلف مراکز میں کام کرنے والے ملازمین کی تعداد 820 ہے ان کے عہدہ و گریڈ کی تفصیل (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج)

I. مذکورہ ضلع میں محکمہ محنت کے ضلعی آفس کا سال 17-2016 کا بجٹ -/88,42,000 روپے ہے مدوار تفصیل (ج) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

II. مذکورہ ضلع میں ورکرز ویلفیئر سکولوں میں سالانہ بجٹ برائے مالی سال 17-2016 کی تفصیل (د) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

III. مذکورہ ضلع میں ادارہ سوشل سکیورٹی کے موجود مراکز کے بجٹ کی تفصیل (ہ) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د)

I. مذکورہ ضلع میں بڑھتی ہوئی تعلیمی ضروریات کے پیش نظر حال ہی میں دو ورکرز ویلفیئر سکولوں میں شام کی کلاسز کا اجراء کیا گیا ہے اور ساتھ ہی ساتھ ان سکولوں کو اعلیٰ ثانوی سکولوں کا درجہ بھی دے دیا گیا ہے، تاہم ابھی اس ضلع میں مزید کوئی نیا ورکرز ویلفیئر سکول کھولنے کا منصوبہ زیر غور نہ ہے۔

II. مذکورہ ضلع میں ادارہ سوشل سکیورٹی کے 29 صحت کے مراکز کام کر رہے ہیں جو کہ تحفظ یافتہ کارکنان اور ان کے لواحقین کو مفت علاج معالجہ کی سہولت فراہم کر رہے ہیں۔ موجودہ مالی سال کے دوران ادارہ ہذا کا مذکورہ ضلع میں مزید صحت کے مراکز کھولنے کا ارادہ نہ ہے۔

(ہ)

I. موجودہ مالی سال کے دوران صنعتی کارکنان کی بہتری کے لئے تعلیمی وظائف، شادی گرانٹ اور فوتیدگی گرانٹ کی مد میں ضلع فیصل آباد میں اپریل 2017 تک مبلغ 145,535,737/- روپے رقم خرچ کی جا چکی ہے جبکہ مذکورہ فلاحی گرانٹس کی مد میں (2387 کیس) مبلغ 253,405,076/- روپے اسلام آباد کو فنڈز کی منظوری کے لئے ارسال کئے گئے ہیں۔ رقم کی وصولی کے بعد یہ ادائیگی کر دی جائے گی۔ البتہ صنعتی کارکنان کے لئے فیصل آباد میں کسی نئی لیبر کالونی کا منصوبہ زیر غور نہ ہے۔

II. ادارہ سوشل سکیورٹی نے اپنے تحفظ یافتہ کارکنان کو مفت مالی و طبی سہولیات فراہم کرنے کے لئے سال 17-2016 میں ایک ارب 3 کروڑ 57 لاکھ 83 ہزار 584 روپے مختص کئے ہیں۔

ضلع شیخوپورہ میں محکمہ محنت وانسانی وسائل سے متعلقہ تفصیلات

*8650: محترمہ فائزہ احمد ملک: کیا وزیر محنت وانسانی وسائل ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع شیخوپورہ میں کتنے تحفظ یافتہ کارکنان ہیں یہ کس کس فیکٹری / کارخانے / ادارے میں کام کر رہے ہیں؟

(ب) ان تحفظ یافتہ کارکنوں کے لئے اس ضلع میں کون کون سے ہسپتال / ڈسپنسریاں کہاں کہاں چل رہی ہیں؟

(ج) ان ہسپتالوں / ڈسپنسریوں میں کون کون سی سہولیات مریضوں کو فراہم کی جاتی ہیں؟

(د) ان میں کون کون سی اسامیاں کب سے خالی پڑی ہیں؟

(ہ) ان میں کیا آؤٹ ڈور اور ایمرجنسی وارڈز ہیں اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

(و) حکومت ان میں کون کون سی مزید سہولیات فراہم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر محنت و انسانی وسائل (راجہ اشفاق سرور):

(الف) ضلع شیخوپورہ میں کل 2ہزار 247 فیکٹریاں / کارخانے / دیگر ادارے رجسٹرڈ ہیں ان میں کام کرنے والے تحفظ یافتہ کارکنان کی تعداد 86ہزار 547 ہے۔ تحفظ یافتہ کارکنان کی فیکٹری وار تعداد کی تفصیل ضمیمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) مذکورہ ضلع میں تحفظ یافتہ کارکنان کو مفت علاج معالجہ کی سہولت فراہم کرنے کے لئے محکمہ محنت کے ذیلی ادارہ سوشل سکیورٹی کے تحت ایک ہسپتال، تین میڈیکل سنٹر، دس ڈسپنسریاں اور ایک ایمرجنسی سنٹر کام کر رہے ہیں۔ ان طبی مراکز کے نام و پتا جات کی تفصیل درج ذیل ہے:

1. سوشل سکیورٹی ہسپتال، فیصل آباد بتی چوک شیخوپورہ۔
2. سوشل سکیورٹی میڈیکل سنٹر ملک پیک، 25کلومیٹر شیخوپورہ روڈ، ضلع شیخوپورہ۔
3. سوشل سکیورٹی میڈیکل سنٹر کالا شاہ کاکو، 17کلومیٹر مین جی ٹی روڈ، ضلع شیخوپورہ۔
4. سوشل سکیورٹی میڈیکل سنٹر فیروزوٹواں، 27کلومیٹر فیصل آباد فیروزوٹواں شیخوپورہ۔
5. سوشل سکیورٹی ڈسپنسری کھاریانوالہ، 15کلومیٹر فیصل آباد کھاریانوالہ ضلع شیخوپورہ۔
6. سوشل سکیورٹی ڈسپنسری روپافل، 15کلومیٹر شرقپور روڈ ضلع شیخوپورہ۔
7. سوشل سکیورٹی ڈسپنسری دھنت پورہ، 10کلومیٹر سرگودھا روڈ ماچھیکے ضلع شیخوپورہ۔
8. سوشل سکیورٹی ڈسپنسری شیر بنگال کالونی، راناٹاؤن شیخوپورہ۔
9. سوشل سکیورٹی ڈسپنسری مریدکے، 20کلومیٹر جی ٹی روڈ، ضلع شیخوپورہ۔
10. سوشل سکیورٹی ڈسپنسری سروس انڈسٹریز، 32کلومیٹر مریدکے، ضلع شیخوپورہ۔
11. سوشل سکیورٹی ڈسپنسری عبدالمالک، 6کلومیٹر شیخوپورہ روڈ، ضلع شیخوپورہ۔
12. سوشل سکیورٹی ڈسپنسری منڈیالی 19کلومیٹر، شیخوپورہ روڈ، ضلع شیخوپورہ۔
13. سوشل سکیورٹی ڈسپنسری جیجیو کی ملیاں، 30کلومیٹر، جوئیاں والہ موڑ، ضلع شیخوپورہ۔
14. سوشل سکیورٹی ڈسپنسری ٹویوناسک، 28کلومیٹر شیخوپورہ روڈ، ضلع شیخوپورہ۔
15. سوشل سکیورٹی ایمرجنسی سنٹر مشین کرافٹ، 6کلومیٹر جی ٹی روڈ، رچناٹاؤن، ضلع شیخوپورہ۔

(ج) مذکورہ ضلع میں سوشل سکیورٹی ہسپتال اور دیگر طبی مراکز میں دی جانے والی سہولیات کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) سوشل سکیورٹی ہسپتال شیخوپورہ میں خالی اسامیوں کی کل تعداد 93 ہے اس کے علاوہ مذکورہ ضلع میں موجود دیگر طبی مراکز میں خالی اسامیوں کی تعداد 52 ہے ان اسامیوں کی شعبہ وار تفصیل ضمیمہ (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ہ) سوشل سکیورٹی ہسپتال شیخوپورہ اور دیگر طبی مراکز میں آؤٹ ڈور اور ایمرجنسی کی سہولیات میسر ہیں۔

(و) محکمہ کی پہلی ترجیح خالی اسامیاں پُر کرنا ہے۔ مزید برآں سوشل سکیورٹی ہسپتال شیخوپورہ میں تمام ضروری شعبہ جات کام کر رہے ہیں تاہم ہسپتال ہذا میں نئے طبی آلات فراہم کرنے کے اقدامات کئے جا رہے ہیں۔

غیر نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

سرگودھا میں بھٹوں سے متعلقہ تفصیلات

1743: محترمہ حنا پرویز بٹ: کیا وزیر محنت و انسانی وسائل از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) ضلع سرگودھا میں اینٹوں کے کل کتنے بھٹے رجسٹرڈ اور کتنے غیر رجسٹرڈ ہیں؟

(ب) غیر رجسٹرڈ بھٹے کتنے عرصے سے چل رہے ہیں اور ان کے خلاف کیا کارروائی عمل میں لائی گئی ہے۔

(ج) کیا ان بھٹوں پر کام کرنے والے مزدوروں کی رجسٹریشن کی گئی ہے نیز محکمہ ان مزدوروں کو کیا سہولیات فراہم کرتا ہے؟

وزیر محنت و انسانی وسائل (راجہ اشفاق سرور):

(الف) ضلع سرگودھا میں اینٹوں کے کل رجسٹرڈ بھٹہ جات کی تعداد 379 ہے۔ ضلع ہذا میں کوئی بھٹہ غیر رجسٹرڈ نہ ہے۔

(ب) جز (الف) ملاحظہ فرمائیں۔

(ج) ضلع سرگودھا میں محکمہ محنت کے تحت رجسٹرڈ بھٹہ مزدوروں کی تعداد 1340 ہے۔ادارہ ان مزدوروں کو سوشل سکیورٹی کارڈ جاری کرتا ہے جس کے ذریعے ان مزدوروں کو مختلف مالی و طبی سہولیات فراہم کی جاتی ہیں ان سہولیات کی تفصیل ضمیمہ ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

ضلع ساہیوال میں ورکرز ویلفیئر بورڈ کے زیر انتظام سکولوں سے متعلقہ تفصیلات

1782: جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): کیا وزیر محنت وانسانی وسائل از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ ورکرز ویلفیئر بورڈ کے تحت لاہور میں سکولز کی تعداد چھ شیخوپورہ میں سات، گوجرانوالہ میں آٹھ ، سیالکوٹ میں چار، فیصل آباد چھ، خوشاب چار، ملتان چار، رحیم یار خان تین، جہلم تین جبکہ ساہیوال میں ایک ویلفیئر سکول کام کر رہے ہیں؟

(ب) درجہ بالا اضلاع میں رجسٹرڈ ورکرز کی کتنی تعداد ہے اور ورکر ویلفیئر سکولز کھولنے کے لئے مروجہ طریق کار کیا ہے مکمل قواعد وضوابط سے آگاہ کریں؟

(ج) ساہیوال ضلع / ڈویژن میں ایک سکول کھولنے کی وجہ کیا ہے جبکہ ڈائریکٹوریٹ بھی ساہیوال میں ہے اور ساہیوال ڈویژن ہیڈکوارٹر بھی ہے؟

(د) کیا محکمہ رجسٹرڈ ورکرز کو مدنظر رکھتے ہوئے ساہیوال ڈویژن میں نئے سکولز کے قیام کا ارادہ رکھتا ہے تو کب تک اگر نہیں تو وجوہات سے آگاہ کریں؟

وزیر محنت وانسانی وسائل (راجہ اشفاق سرور):

(الف) جی ہاں! یہ درست ہے۔

(ب) مذکورہ اضلاع میں رجسٹرڈ ورکرز کی تعداد ضمیمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ کوئی بھی نیا ورکرز ویلفیئر سکول کھولنے کا مروجہ طریق کار یہ ہے کہ ابتدائی معلومات / رپورٹ کی فراہمی پر معاملہ پنجاب ورکرز ویلفیئر بورڈ کے اجلاس میں زیر غور لایا جاتا ہے۔ بورڈ کی سفارشات کے بعد نئے سکول کی منظوری کے لئے معاملہ گورننگ باڈی ورکرز ویلفیئر فنڈ اسلام آباد کو بھجوادیا جاتا ہے اور اس بابت منظوری مع بجٹ کے بعد نئے سکول کا قیام عمل میں لایا جاتا ہے۔

(ج) ساہیوال ضلع میں موجودہ سکول میں بچوں کی تعداد تقریباً 278 ہے لہٰذا ابتدائی تخمینہ کے مطابق فی الحال ایک سکول ہی کھولا گیا ہے۔

(د) ضلع ساہیوال میں ورکرز ویلفیئر سکول فی الحال کرائے کی بلڈنگ میں کھولا گیا ہے۔ سکول کی اپنی عمارت کی تعمیر کی بابت پیشرفت جاری ہے۔ موزوں سرکاری اراضی کی الاٹمنٹ کے بعد طلباء وطالبات کے لئے علیٰحدہ علیٰحدہ دو سکولوں کا قیام متوقع ہے۔

جناب آصف محمود: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔ آپ پہلے بھی جب Chair پر تشریف فرما تھے تب میں نے ایک تحریک التوائے کار کا ذکر کیا تھا اور اگست کے مہینے میں پڑھی گئی تھی جبکہ بعد میں سپیکر صاحب نے نامعلوم وجوہات پر یہ dispose of کر دی تھی۔ اب میرے دوبارہ request کرنے پر جنوری 2017 میں پڑھنے کا موقع دیا ہے لیکن محکمہ اس تحریک التوائے کار کا جواب نہیں دے رہا۔

رپورٹیں

(میعاد میں توسیع)

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، دیکھتے ہیں۔ محترمہ عائشہ جاوید مجلس قائمہ برائے مواصلات و تعمیرات کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع لینا چاہتی ہیں۔ میں انہیں دعوت دیتا ہوں کہ وہ توسیع کی تحریک پیش کریں۔

نشان زدہ سوال نمبر 8303 کے بارے میں مجلس قائمہ برائے مواصلات و تعمیرات کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع

محترمہ عائشہ جاوید: جناب سپیکر! شکریہ۔ میں یہ تحریک پیش کرتی ہوں کہ:

Starred Question No. 8303, asked by Mian Tariq Mehmood, MPA (PP-113)

کے بارے میں مجلس قائمہ برائے مواصلات و تعمیرات کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں دو ماہ کی توسیع کر دی جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: یہ تحریک پیش کی گئی کہ:

Starred Question No. 8303, asked by Mian Tariq Mehmood, MPA (PP-113)

کے بارے میں مجلس قائمہ برائے مواصلات و تعمیرات کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں دو ماہ کی توسیع کر دی جائے۔

یہ تحریک پیش کی گئی ہے اور اب سوال یہ ہے کہ:

Starred Question No. 8303, asked by Mian Tariq Mehmood, MPA (PP-113)

کے بارے میں مجلس قائمہ برائے مواصلات و تعمیرات کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں دو ماہ کی توسیع کر دی جائے۔

(تحریک منظور ہوئی)

جناب ڈپٹی سپیکر: جناب محمد انیس قریشی مجلس قائمہ برائے خزانہ کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع لینا چاہتے ہیں۔ میں انہیں دعوت دیتا ہوں کہ وہ توسیع کی تحریک پیش کریں۔

نشان زدہ سوال نمبر 7183 کے بارے میں مجلس قائمہ برائے خزانہ کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع

جناب محمد انیس قریشی: جناب سپیکر! شکریہ۔ میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ:

Starred Question No. 7183, asked by Mrs Raheela Anwar, MPA (W-357)

کے بارے میں مجلس قائمہ برائے خزانہ کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں دو ماہ کی توسیع کر دی جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: یہ تحریک پیش کی گئی ہے کہ:

Starred Question No. 7183, asked by Mrs Raheela Anwar, MPA (W-357)

کے بارے میں مجلس قائمہ برائے خزانہ کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں دو ماہ کی توسیع کر دی جائے۔

یہ تحریک پیش کی گئی ہے اور اب سوال یہ ہے کہ:

Starred Question No. 7183, asked by Mrs Raheela Anwar, MPA (W-357)

کے بارے میں مجلس قائمہ برائے خزانہ کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں دو ماہ کی توسیع کر دی جائے۔

(تحریک منظور ہوئی)

تحاریک استحقاق

(کوئی تحریک پیش نہ ہوئی)

جناب ڈپٹی سپیکر: توجہ دلاؤ نوٹس pending کئے جاتے ہیں اور اب ہم تحاریک استحقاق لیتے ہیں۔ جناب انعام اللہ خان نیازی کی تحریک استحقاق ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس تحریک استحقاق کو کل تک کے لئے pending کیا جاتا ہے۔

تحاریک التوائے کار

جناب ڈپٹی سپیکر: اب ہم تحاریک التوائے کار لیتے ہیں۔ پہلی تحریک التوائے کار میاں طارق محمود۔۔۔

جناب آصف محمود: جناب سپیکر! میں نے اگست 2016 میں ایک تحریک التوائے کار ایوان میں پڑھی تھی لیکن آج تک اس کا جواب نہیں آیا۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: آصف محمود صاحب! آپ میرے لئے قابل احترام ہیں۔ مجھے تھوڑا سا وقت دیں میں اسے دیکھ لیتا ہوں۔

جناب آصف محمود: جناب سپیکر! ایک آدمی جو دوسروں کو قانون کا درس دیتا ہے لیکن خود۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: نہیں، آصف صاحب! ایسے نہ کریں مجھے تھوڑا سا وقت دیں۔ اس کو examine کرنے دیں۔ میاں طارق محمود صاحب کی تحریک التوائے کار 306/17 ہے۔

جناب آصف محمود: جناب سپیکر! اس تحریک التوائے کار کا جواب آنا چاہئے کیونکہ میں نے کوئی ایٹمی فارمولا تو نہیں پوچھا؟

جناب ڈپٹی سپیکر: آصف صاحب! میں اس کو دیکھوں گا تو پھر آپ کو بتاؤں گا۔

جناب آصف محمود: جناب سپیکر! میں نے آپ کو کاپی دی ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: میں نے اس تحریک التوائے کار کو نہیں دیکھا اور مجھے بتایا گیا ہے کہ اس تحریک التوائے کار کو pending کیا گیا ہے۔اس کو دیکھتے ہیں۔

جناب آصف محمود: جناب سپیکر! اس واقعہ میں آپ کے علاقے کا ایس ایچ او تھا جسے ٹرانسفر کر دیا گیا ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: کون ہے؟

جناب آصف محمود: جناب سپیکر! اگست 2016 سے میں جواب کا انتظار کر رہا ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: آصف صاحب! تھوڑا سا اور انتظار کر لیں کوئی بات نہیں۔ جی، میاں طارق محمود!

ضلع نارووال میں محکمہ تعلیم کی میرٹ پالیسی کو ٹیکنیکل طریقوں سے ناکام بنانے کا انکشاف

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! شکریہ۔ میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کر دی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ روزنامہ "جناح" کی اشاعت مورخہ 25۔مارچ 2017 کی خبر کے مطابق خادم اعلیٰ پنجاب کی میرٹ پالیسی کی محکمہ تعلیم ٹیکنیکل طریقوں سے دھجیاں بکھیر رہا ہے۔ سائنس ٹیچرز کی بھرتی میں گاؤں اور یونین کونسلز کو آبادی علاقہ ظاہر کر کے اضافی نمبرز دینے کا انکشاف۔ تفصیل یوں ہے کہ پنجاب بھر میں سائنس ٹیچرز کی بھرتی میں گاؤں اور یونین کونسلز کو آبائی علاقہ ظاہر کر کے اضافی نمبرز دینے کا انکشاف ہوا ہے۔ کئی اضلاع میں سفارشی امیدوار بھرتی کرنے کے لئے سکول کا گاؤں اور یونین کونسل تبدیل کر دی گئی ہے۔ سرکاری سکولز میں گریڈ 14 میں سفارشی امیدوار کو بھرتی کرنے کے لئے انہیں گاؤں اور یونین کونسل کے اضافی نمبر دیئے جا رہے ہیں، نارووال میں گورنمنٹ گرلز ہائی سکول فتووال میں مذکورہ اسامی پر سفارشی امیدوار کو بھرتی کرنے کے لئے اس سکول کی یونین کونسل 85 کے بجائے 87 میں موجود ہونے کا انکشاف ہوا ہے جس کی مثال یہ ہے List of Recruitment of Educators 2016-17 District Narowal کے مطابق App No/priority No W0643 میں شناختی کارڈ نمبر 3450226965394 کے گاؤں گھونہ کو تحصیل شکر گڑھ کی یونین کونسل گھونہ میں ظاہر کر کے اسے اضافی 8 نمبر دے کر اس کا میرٹ 64.656 بنا کر اسے میرٹ لسٹ میں پہلے نمبر پر دکھایا گیا ہے۔ چونکہ سائنس ٹیچرز کی اسامیاں گورنمنٹ گرلز سکول فتووال میں خالی ہیں

اور یہ سکول فتووال گاؤں میں واقع ہے۔ ڈی ای او (زنانہ) نارووال نے ملی بھگت کر کے گورنمنٹ گرلز سکول فتووال کو یونین کونسل گھونہ میں ظاہر کر کے دکھایا ہے جبکہ یہ سکول یونین کونسل سہاری میں واقع ہے۔ کیونکہ مذکورہ امیدوار کا تعلق گھونہ گاؤں سے ہے۔ اصل حقیقت یہ ہے کہ فتووال گاؤں کی رہائشی امیدوار کو نظر انداز کر کے DEO(Female) نارووال کو اپنے من پسند امیدوار کو میرٹ لسٹ پر پہلے نمبر پر لانا مقصود تھا۔ اگر Application/Priority No W-4120 کو ملاحظہ کریں تو یہ بات عیاں ہو جاتی ہے کہ شناختی کارڈ نمبر 352010292386 کے گاؤں فتووال کو یونین کونسل سہاری میں ظاہر کر کے اس کو ملنے والے یونین کونسل کے 8 نمبر اور متعلقہ گاؤں کے 4 نمبر جو کل 12 نمبر بنتے ہیں، ان سے محروم کیا گیا ہے۔ اگر اس امیدوار کو 12 نمبر مل جاتے تو اس کے میرٹ لسٹ میں نمبر 61.76 بنتے ہیں اور پہلے نمبر پر آنے والی امیدوار کے نمبر 56.65 بنتے ہیں اور یہ امیدوار کسی صورت پہلے نمبر پر نہیں آ سکتی۔ یہ سب ڈی ای او (زنانہ) نے وزیر اعلیٰ پنجاب کی میرٹ پالیسی کے برعکس اپنے من پسند امیدوار کو بھرتی کرنے کے لئے کیا۔ موصوفہ آفیسر کی من مرضی سے نہ صرف میرٹ لسٹ پالیسی کو نقصان ہوا بلکہ اصل حق دار کو بھی اس کے حق سے "انجینئرڈ" طریقے سے محروم کیا گیا۔ یہ معاملہ اسمبلی کی فوری دخل اندازی کا متقاضی ہے لہٰذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر انسانی حقوق و اقلیتی امور (جناب خلیل طاہر سندھو): جناب سپیکر! اس تحریک التوائے کار کو اگلے ہفتے تک pending کر لیا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: اس تحریک التوائے کار کو جواب کے لئے اگلے ہفتہ تک کے لئے pending کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار ڈاکٹر سید وسیم اختر کی ہے اس تحریک التوائے کار کو pending کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 451 جناب آصف محمود کی ہے۔ جی، پیش کریں۔

فیصل آباد میں انتظامیہ کی جانب سے چائلڈ لیبر قوانین کی دھجیاں اڑانے کا انکشاف

جناب آصف محمود: جناب سپیکر! پڑھنے کا کوئی فائدہ نہیں ہے کیونکہ جواب تو آتا نہیں ہے۔ سبق سنانے یہاں پر ہم لوگ کھڑے ہو جاتے ہیں۔ میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم

اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کر دی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ روزنامہ "دنیا" کی اشاعت مورخہ 3۔ مئی 2017 کی خبر کے مطابق فیصل آباد انتظامیہ کے تمام تر دعوؤں کے باوجود چائلڈ لیبر قوانین کی دھجیاں گلی گلی اڑائی جا رہی ہیں۔ چائلڈ لیبر کے خلاف حکومتی اقدامات قصہ پارینہ بن گئے ہیں۔ ہزاروں بچے سکول جانے کی بجائے بھٹوں، دکانوں، ورکشاپوں، چائے خانوں اور ہوٹلوں پر چھوٹے موٹے کام کرنے پر مجبور ہیں اور اپنے خاندانوں کا پیٹ پالنے کے لئے محنت کر رہے ہیں۔ حقوق انسانی اور مزدوروں کی تنظیمیں سالانہ اجتماعات کر کے خاموش ہو جاتی ہیں۔ اس سے متعلقہ افسران بھی خاموشی اختیار کئے ہوئے ہیں اور ہم آہنگی سے معاملات خوش اسلوبی سے چل رہے ہیں لہذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

وزیر انسانی حقوق و اقلیتی امور (جناب خلیل طاہر سندھو): جناب سپیکر! اس تحریک التوائے کار کو اگلے ہفتے تک pending کر لیا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: اس تحریک التوائے کار کو جواب کے لئے اگلے ہفتے تک کے لئے pending کیا جاتا ہے۔

جناب آصف محمود: جناب سپیکر! میری 2016 کی تحریک التوائے کار کا بھی جواب آنا چاہئے۔ اس اسمبلی کے متعلق ابھی آپ تھوڑی دیر پہلے فرما رہے تھے کہ بے بس ہے اور بیوروکریسی نے تماشا بنایا ہوا ہے تو ہم نے خود بھی اس اسمبلی کو تماشا بنایا ہوا ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جناب آصف محمود! ایسے نہ کریں۔ اگلی تحریک التوائے کار ڈاکٹر مراد راس کی ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہذا اس تحریک التوائے کار کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 459/17 چودھری عامر سلطان چیمہ کی ہے۔

جناب آصف محمود: جناب سپیکر! میری تحریک التوائے کار کا بھی جواب آئے گا؟

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، بالکل جواب آئے گا۔

جناب آصف محمود: جناب سپیکر! اس اسمبلی میں کل بھی خواتین تنخواہوں میں اضافے کے لئے شور ڈال رہی تھیں تو اس اسمبلی میں کام کیا ہوتا ہے؟

جناب ڈپٹی سپیکر: آصف صاحب! تشریف رکھیں۔ یہاں کام ہی ہو رہا ہے۔ یہاں کام ہی ہو رہا ہے۔ عامر سلطان چیمہ اور سردار وقاص حسن مؤکل صاحبان کی تحریک التوائے کار ہے۔ جی، چیمہ صاحب!

گوجرانوالہ ڈویژن میں سب جیلیں بنانے کا منصوبہ فلاپ ہونے کا انکشاف

چودھری عامر سلطان چیمہ: جناب سپیکر! شکریہ۔ میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کر دی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ روزنامہ "دنیا" کی اشاعت مورخہ 2۔ مئی 2017 کی خبر کے مطابق گوجرانوالہ ڈویژن میں سب جیلیں بنانے کا منصوبہ فلاپ ہوگیا۔ تحصیلوں میں بخشی خانوں کے اپ گریڈ نہ ہونے کی وجہ سے سب جیل بھی قرار نہیں دیا جا سکا۔ بخشی خانوں میں جگہ کم ہونے اور سہولیات نہ ہونے کی وجہ سے قیدی سخت مشکلات کا شکار ہیں۔ مختلف اضلاع کی انتظامیہ سب جیلوں کی تعمیر کے لئے اراضی تلاش کرنے میں ناکام ہو گئی۔ ذرائع نے روزنامہ "دنیا" کو بتایا کہ گوجرانوالہ سمیت پنجاب کے تمام اضلاع کی بڑی تحصیلوں میں سب جیلیں بنانے کا منصوبہ دو سال قبل بنایا گیا تھا۔ منصوبہ کے تحت گوجرانوالہ ڈویژن میں ڈسکہ، وزیر آباد، پنڈی بھٹیاں، پسرور اور شکر گڑھ میں سب جیلیں بنانے اور تحصیلوں میں پہلے سے موجود بخشی خانوں کی ضروری مرمت کر کے انہیں سب جیل قرار دینے کا بھی فیصلہ کیا گیا۔ سب جیلوں کی تعمیر کا مقصد ملزمان کو ان کے ضلع اور تحصیلوں میں رکھنے، بڑی جیلوں میں ملزمان کے رش کو کم کرنے اور عدالتوں میں پیش کرنے کے لئے ملزمان کو دوسرے اضلاع کی عدالتوں میں لے جانے اور واپس لانے کے ٹرانسپورٹیشن کے خرچہ کو ختم کرنا تھا۔ جیل ذرائع کے مطابق منصوبہ پر عملدرآمد کے لئے سپرنٹنڈنٹ جیلز کو اپنے اپنے اضلاع کے بلڈنگ ڈیپارٹمنٹ کے افسران سے میٹنگز کرنے اور اخراجات کا تعین کروانے کی ہدایت کی گئی تاکہ اخراجات کے تعین کے بعد صوبائی حکومت سے فنڈز بھی مانگے جائیں لہٰذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر انسانی حقوق و اقلیتی امور (جناب خلیل طاہر سندھو): جناب سپیکر! اس تحریک التوائے کار کو اگلے ہفتے تک pending کر لیا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: اس تحریک التوائے کار کو جواب کے لئے اگلے ہفتے تک کے لئے pending کیا جاتا ہے۔

سرکاری کارروائی

بحث

خوراک اور زراعت پر عام بحث

جناب ڈپٹی سپیکر: اب ہم سرکاری کارروائی شروع کرتے ہیں آج کے ایجنڈا پر خوراک اور زراعت پر عام بحث ہے۔ بحث کا آغاز متعلقہ وزیر یا پارلیمانی سیکرٹری کی تقریر سے ہوگا تاہم جو دیگر معزز ممبران اس بحث میں حصہ لینا چاہتے ہیں وہ مجھے اپنے نام بھجوا دیں۔

ڈاکٹر صلاح الدین خان: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، ڈاکٹر صاحب!

ڈاکٹر صلاح الدین خان: جناب سپیکر! میرا حلقہ پی پی۔44 میانوالی ہے اُس کے قریب سے دریائے سندھ گزرتا ہے اور میرے حلقے میں ایک گاؤں دھوپ سڑی ہے تو گاؤں دریائے سندھ کی موجوں کی وجہ سے، کٹاؤ کی وجہ سے گاؤں کے آدھے سے زیادہ مکانات گر گئے ہیں، فصلیں تباہ ہو گئیں، لوگوں کے مویشی برباد ہو گئے تو میں یہ چاہتا ہوں کے آپ کے توسط سے متعلقہ جو افسران ہیں اُن تک یہ بات پہنچے لوکل سطح تک احتجاج بھی ہو رہا ہے، پریس میں بھی آ رہا ہے، لوکل ایڈمنسٹریشن کو بھی پتا ہے لیکن سارے بے بسی محسوس کر رہے ہیں۔ میری درخواست ہے کہ دھوپ سڑی کے عوام کو، اُن کی جائدادوں کو، اُن کے مکانات کو، اُن کے مویشیوں کو کسی طریقے سے بند بنا کر بچایا جائے۔ آپ کی بڑی مہربانی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ڈاکٹر صاحب! اجلاس کے بعد میں بات کر لیتا ہوں آپ میرے پاس آجائیں میں منسٹر صاحب اور سیکرٹری صاحب سے بھی بات کرتا ہوں اس معاملے کو take up کرتے ہیں۔

ڈاکٹر صلاح الدین خان: جناب سپیکر! بہت شکریہ

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، منسٹر صاحب! آپ speech کا آغاز کریں۔

وزیر زراعت (جناب محمد نعیم اختر خان بھابھا): جناب سپیکر! شکریہ۔ ہمارے ملک پاکستان کی معیشت میں زراعت ریڑھ کی ہڈی کی حیثیت رکھتی ہے۔ ہمارے پنجاب کی 70 فیصد آبادی زراعت سے منسلک ہے اور یہ پہلی دفعہ ہے میں میاں نواز شریف اور میاں محمد شہباز شریف کو خراج تحسین پیش کروں گا کہ جنہوں نے زراعت پر خصوصی توجہ دی اور الحمد للہ آپ اس دفعہ دیکھیں کہ اللہ تعالیٰ نے

ہم پر کرم کیا گندم بمپر کراپ ہوئی ہے اور اُس کی مین وجہ لوڈشیڈنگ میں کمی، کھادوں پر سبسڈی، ڈیزل سستا کیونکہ پچھلے دور میں آپ کو پتا ہے کہ کھاد مارکیٹ میں available بھی نہیں تھی اور اس دفعہ الحمدللہ وافر مقدار میں کھاد۔۔۔

کورم کی نشاندہی

جناب آصف محمود: جناب سپیکر! میں احتجاجاً کورم کی نشاندہی کرتا ہوں کیونکہ یہاں پر سوال کا جواب نہیں آتا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: آصف محمود صاحب! اتنے important issue پر بحث کا آغاز ہو گیا تھا۔

جناب آصف محمود: جناب سپیکر! سوالوں کا جواب کوئی آتا نہیں ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: چلیں آپ کا حق بنتا ہے آپ نے کورم پوائنٹ آوٹ کیا ہے۔ جی، کورم کی نشاندہی کی گئی ہے گنتی کی جائے۔

(اس مرحلہ پر گنتی کی گئی)

جی، کورم پورا نہ ہے لہٰذا پانچ منٹ کے لئے گھنٹیاں بجائی جائیں۔

(اس مرحلہ پر پانچ منٹ کے لئے گھنٹیاں بجائی گئیں)

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، گنتی کی جائے۔

(اس مرحلہ پر گنتی کی گئی)

جی، گنتی کی گئی ہے کورم پورا نہیں ہے لہٰذا اجلاس پندرہ منٹ کے لئے adjourn کیا جاتا ہے۔

(اس مرحلہ پر پندرہ منٹ وقفہ کے لئے اجلاس کی کارروائی ملتوی کی گئی)

(پندرہ منٹ کے وقفہ کے بعد 12 بج کر 26 منٹ پر
جناب ڈپٹی سپیکر کرسی صدارت پر متمکن ہوئے)

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، گنتی کی گئی ہے۔

(اس مرحلہ پر گنتی کی گئی)

کورم پورا نہیں ہے لہٰذا اب اجلاس بروز جمعۃ المبارک مورخہ 26۔ مئی 2017 صبح 9:00 بجے تک ملتوی کیا جاتا ہے۔